عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ (پ ۷ ع ۱۹)

فائدہ اٹھائیگا وہ اُس کے لئے مفید ہے اور جو اُس ہدایت سے اندھا بنیگا اُسکا وبال خود اس پر ہوگا اور مین تمہارا محافظ نہین ہون۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ اے نبی تو ان سے کہدے کہ سچی تعلیم تمہارے پروردگار کی طرف سے آچکی ہے

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ (پ ع ۱۶)

پس جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے۔

ان اور ان جیسی کئی ایک آیات سے بصراحت ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید اپنے مخاطبون کو تسلیم پر مجبور نہین کرتا بلکہ اختیار دیتا ہے۔ پھر نہین معلوم کس واقفیت اور دیانت پر ہمارے مخالف کہتے ہین کہ قرآن مجید اپنی تعلیم جبراً منواتا ہے۔

دوسرے فقرے کا جواب بھی قرآن مجید کے ہر ایک پارہ اور سورت سے مل سکتا ہے غور سے سنئے کہ قرآن کیسی اخلاقی تعلیم دیتا ہے ارشاد ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ ماں باپ کے ساتھہ قریبی۔ یتیمون۔ مسکینون۔ قریب اور دور کے ہمسایون مسافرون اور ماتحتون کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو کچھ شک نہین کہ اللہ تعالےٰ مغرورون اور خود پسندون سے محبت نہین کیا کرتا۔

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا (پ ۵ ع ۳)

اس قسم کی آیات قرآن مجید مین بکثرت ہین اگر اور کوئی بھی نہو تو اخلاقی تعلیم کے لئے یہ ایک ہی کافی ہے کس لطافت اور خوبی سے تمام انسانی تعلقات کا ذکر فرمایا ہے سب سے مقدم چونکہ خدائے تعالےٰ کا تعلق ہے اس لئے اُس کو مقدم رکھا اُس کے بعد بنی نوع مین سب سے مقدم والدین ہین اس لئے اُن کو مقدم تبلا کر دیگر متعلقین کو ان سے بعد بیان کیا۔

معلوم نہین عیسائیون کے نزدیک اعلیٰ اخلاق کس کا نام ہے۔ جو وہ قرآن مجید مین نہ ملنے پر اظہار ناراضگی کرتے ہین۔

شاید وہ اس تعلیم کو اعلےٰ اخلاق جانتے ہین کہ

ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسرا بھی پھیر دو کرتہ لینے پر پاجامہ بھی دیدو ایک کوس بیگار لیجانے پر دو کوس جاؤ (متی ۵ باب ۳۹)

سو ہم جانتے ہین کہ اس قسم کے اخلاق صرف زبان کی تری اور قلم کی حرکت کے لئے ہوتے ہین نہ کہ عمل کے لئے۔ یورپ کی سلطنتین اس پر عمل کرتین تو آج عیسائیون کی حکومت ایک چپہ بھر زمین پر بھی نہوتی۔ کسی مخالف کے ایک ضلع لینے پر دوسرا ضلع از خود اُسکو دیا جاتا اگر کوئی کہے کہ یورپ کی سلطنتون کا کیا ہے وہ کوئی مذہبی احکام کے تھوڑے پابند ہین تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ اچھا وہ نہین تو آپ ذرہ پابند ہو جائیے آگے خود عمل کر کے دیکھئے۔ ڈٹھائی سے کوئی اپنا صبر و استقلال دکھلانے کو ایسا کرے تو اور بات ہو مگر اُس کا دل جو کچھ کہتا ہوگا اوس کا حال اوس کو یا عالم الغیب کو خوب معلوم ہے۔ (باقی آئندہ)

گوشت خوری کیون بری ہے

ہمارے ہمسایہ دوست آریہ مسافر کے ایک نامہ نگار نے گوشت خوری کی مذمت یا ممانعت ثابت کرنے کیلئے تازہ اشاعت مین ایک مضمون لکھا ہے جسکا عنوان ہے "دودھ گھی کی نہرین" اس مین بہت کچھ ہاتھ پیر مار کر جو اصولی دلائل لکھے ہین وہ مع جواب درج ذیل ہین۔ پہلی دلیل یہ ہے:۔

اگر ہم قدرتی اور مصنوعی غذاؤن کی تمیز کے لئے اپنے حواس سے کام لین تو بھی ہمین معلوم ہو جائیگا کہ گوشت ہماری قدرتی غذا نہین اول انسانی آنکھہ اس کو گوشت کہانے سے منع کرتی ہے۔

اگر کوئی شخص کسی باغ یا سبزی کے کھیت مین چلا جائے - تو انار - نارنگی گیہون وغیرہ کو دیکھنے سے اس کی آنکھون مین طراوت آئیگی - اور اس کی آنکھہ اس کو کبھی منع نہین کرے گی - کہ تو ان مختلف اقسام کے پھول اور سبزی کی طرف مت دیکھہ برخلاف اس کے اگر وہی شخص کہین بوچڑخانے مین جا نکلے تو جس وقت اُس کی نظر گوشت - چربی - ہڈی - لہو - میل پیشاب - پاخانہ وغیرہ پر پڑیگی تو فوراً اس شخص کا جی گھبرائے گا اور اُسکی آنکھہ اُسے پکار کر کہے گی کہ یہان ٹھہرنا مناسب نہین اگر گوشت ہماری قدرتی خوراک ہوتا - تو آنکھہ کو اسکے دیکھنے سے ضرور ویسا ہی لطف آتا - جیسا کہ پھل پھول اناج وغیرہ کے دیکھنے سے آتا ہے -

جواب آپنے اس دلیل مین بڑی غلطی کھائی ہے کہ ایک چیز کی ابتدا کو دوسری چیز کی انتہا سے مقابلہ کیا ہے - اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کوئی احمق اپنے مصاحبون کو علم سے نفرت دلانے کے لئے یون کہے کہ آؤ مدرسہ مین ہم تم کو دکھاوین کہ علم حاصل کرنیکو آنکھہ بھی منع کرتی ہے مدرسہ مین گئے تو دیکھتے ہین کہ کوئی لڑکا کسی سزا مین مبتلا ہے کوئی کسی مین اس کے مقابلہ پر گنوار دیہاتیون مین اُس کو اُس وقت لیجاوے جب کہ وہ کھیت کاٹکر ٹھنڈے سایہ مین تانکر آرام سے سو رہے ہون اُن دونون کا مقابلہ دکھا کر اس نتیجہ کو پہونچے کہ علم کی نسبت جہالت اچھی ہے تو آپ اس کو کیا کہین گے - اے جناب انار وغیرہ کی حالت کو تو آپنے انتہائی درجہ مین لیا اور گوشت دہان ہمارا پرشاد کو ابتدائی صورت مین آئیے ہم آپ کو گوشت کے درشن اُس وقت کرائین جب کہ وہ بھی انار کی طرح کھانے کے قابل ہو چکا ہو - گرم مصالحون سے سیخون پر چمک دیرہا ہو یا دیگ مین پلاؤ کی صورت مین یا دیگچے مین قورمہ کی شکل مین خداداد حسن دلفریب سے اپنے ناظرین کی آنکھون کو تراوت بخشتا ہو - اور اگر آپ اس طرف کی ابتدائی حالت لیتے ہین تو اُس طرف کی بھی ابتدائی حالت مقابلہ مین رکھئے جس وقت کھیتون مین کھاد پڑتی ہے اور دیکھنے والے آنکھہ ناک بند کرکے پاس سے گذر جاتے ہین اور دل مین عہد کرتے ہین کہ آیندہ کو اس کھیت کے پاس سے بھی نہ گذرین گے -

مہاشہ جی ! آپ بھی ایسا کیا کرتے ہین ؟ (شائد)

آپکی دوسری دلیل اس سے بھی عجیب تر ہے آپ لکھتے ہین -

(۲) - ناک ہین گوشت کھانے سے منع کرتی ہے -

جب ہم کسی تازہ پھل مثلاً سیب - نارنگی وغیرہ کو اپنے ہاتھہ مین لیتے ہین - تو اُس کی عمدہ خوشبو ناک کے راستے دماغ کو جاتی ہے - اور ہمارا جی اُس پھل کے کھانے کو للچاتا ہے - مشہور ڈاکٹر ولیم ایکٹن ایم - آر - سی - ایس اپنی کتاب فنکشنز - اینڈ ڈس آرڈرز آف دی ریپروڈکٹو آرگنز نامی مین تحریر فرماتے ہین کہ کھانے کے وقت جو منھہ مین لعاب آتا ہے - اور کھانے کو جو دل چاہتا ہے - اس کی وجہ خوراک کی عمدہ خوشبو ہی ہوتی ہے " ایسا کبھی سننے مین نہین آیا - کہ کسی چیز کی غلاظت یا بدبو نے آدمی کو اس کے کھانے یا سونگھنے کے لئے آمادہ کیا ہو - اگر کوئی شخص گوشت کا ٹکرہ ہاتھہ مین لیکر اس کو سونگھے تو اس کی بو مجبور کرے گی کہ وہ اس لوتھڑے کو پھینکدے - کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ بوچڑخانے کی سیر سے جی خوش ہوتا ہے - یا جس گھر مین گوشت پکتا ہو وہان سے ناخوشگوار بو نہین آتی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس شئی مین بدبو ہے وہ مضر صحت ہے - پاخانہ پیشاب اور میل وغیرہ کا بدن سے دور کرنا اسی لئے ضروری ہے کہ ان کے اندر رہنے سے بیماری پیدا ہوتی ہے - بس یہی حال گوشت کا ہے جسے ہماری ناک آنکھہ زبان ہرگز قبول نہین کرتے - کیونکہ یہ ایک نفرت انگیز شے ہے - اور اسی لئے یہ کسی صورت مین بھی مفید صحت نہین ہو سکتی *

جواب اس مین بھی آپنے وہی مغالطہ کھایا اور اپنے ناظرین کو مغالطہ دیا ہے اس کی جواب کے لیے بھی ہم آپکو دعوت دیتے ہین کہ آئین ہم آپکو پکا ہوا یعنی کھانے کے قابل ہمارا پرشاد کے باسناد (خوشبو) سونگھاوین - ڈاکٹر ولیم نے بہت ٹھیک کہا مگر آپنے اس کا تجربہ نہین کیا - تجربہ کرنا ہے تو ہماری دعوت قبول کیجئے یا کہین پکی ہوئی ہنڈیہ کا ڈھکنا اٹھا کر خوشبو لیجے اگر آپ کی رال نہ ٹپک پڑی تو ہماری غلطی - تعجب ہے آپ ہندو ہوکر بوچڑخانہ مین

بار بار جاتے ہین یا جانا چاہتے ہین۔ اور اتنا نہین سوچتے کہ ایسی بری جگہہ مین جانا کتنا دوش اور پاپ (گناہ) ہے ایک اور دلیل اس سے بہی لطیف تر آپنے دی ہے۔ آپ لکہتے ہین :۔

گوشت کا ہماری طبعی خوراک نہ ہونا ایک اور طرح سے بہی ظاہر ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کسی ایسے بچے کے سامنے جو ابہی بالکل معصومیت کی زندگی بسر کر رہا ہو اور بہلی اور بری شے کی اسے تمیز نہ ہو۔ کچہ پہل اور گوشت کا ٹکڑا رکہین۔ تو بچہ فوراً پہل پر ہاتہہ ڈالیگا۔ گویا قدرت اسے صاف الفاظ مین بتا رہی ہے کہ پہل ہی تیری طبعی خوراک ہے"۔

جواب ہمارے منتر کیسی بہکی بہکی باتین کر رہے ہین اس مثال مین خود ہی تو یہہ کہتے ہین کہ ایسا بچہ ہو جس کو بہلے برے کی تمیز نہین تو پہر ایسا بچہ اگر گوشت کو چہوڑ کر آم اٹہالے یا آم کو چہوڑ کر کباب اٹہالے تو اس کے اٹہانے کا کیا اعتبار۔ اعتبار تو کسی ایسے شخص کا ہوتا ہے جس کو کچہ تمیز بہی ہو۔

علاوہ اس کے کسی چیز کے خوراک طبعی ہونیکا ثبوت یہ تو نہین ہوتا کہ کوئی بچہ اس کو اٹہالے طبعی غذا کا ثبوت تو یہ ہے کہ طبیعت کے خلاف نہو معدہ اس کو قبول کرے ہضم بہی کرلے جس غذا کو نوع انسانی کا کوئی فرد ہضم نہ کر سکے وہ انسان کے لئے طبعی غذا نہین ہوگی پس اس تعریف کے مطابق جو بالکل ٹہیک ہے ہم اپنی شہادت نہین بتلاتے بلکہ آپ ہی کو گوشت کہلا کر دیکہتے ہین کہ ہضم ہوتا ہے یا نہین۔

علاوہ اس کے ہم آپ کی مذکورہ مثال کے مطابق ہی جانچ کرنے کو طیار ہین۔ مگر اسی طریق سے کہ اناروں کی ایک ٹوکری کے ساتہہ مصالحہ دار کباب چینی کی رکابی مین رکہکر پانچ سات بچون کا متعدد دفعہ امتحان کرین گے۔ ہمارے کرنے کی انتظاری آپ نہ کرین ہم تو کہہ ہی چکے ہین آپ خود ہی اس کا امتحان کرلین اور اس کے نتیجے سے بذریعہ آریہ مسافر اطلاع دین ٭

یسوع مسیح کون تہا

(از نامہ نگار)

بقول تمام اہل اسلام بشہادت قرآن حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی اور آدمی تہے۔ اور بقول بعض فرقہ عیسائی وہ خدا تہے اور بقول بعض وہ خدا کی مانند تہے۔ اور بقول بعض باپ اور بیٹا اور روح القدس تینون خدا ہین۔ اور بقول بعض تینون ملکر ایک خدا۔ اور بقول بعض مسیح کے جسم مین خدا تہا۔ اور بقول بعض موافق قول اہل اسلام یعنے حضرت یسوع مسیح خداوند تعالے کے نبی تہے اور آدمی تہے۔

مسلمان
کی اپیل مسلمانون کی خدمت مین۔ مسلمان کی ضرورت دیکہکر اسکو جاری تو کیا مگر محض توکل پر اس لیئے مسلمان اپنے ناظرین سے اپیل کرتا ہے کہ میری اشاعت اور ترقی کی کوئی صورت تبلائیے۔ میری سنین تو مین ایک تجویز پیش کرتا ہون کہ آپ صاحبون مین سے ہر ایک صاحب کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ جتنے ہو سکین مستقل خریدار پیدا کیجیے۔ قرب وجوار مین بانی اشاعت کیجیے دور دراز کیلئے میرے دفتر سے اشتہار منگا کر تقسیم کرائیے اپنے احباب سے کہیئے شوق دلائیے (خاکسار مسلمان)

حضرت مسیح کی نسبت آیات قرآن

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَا مَرْيَمُ اِنَّ اللهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ترجمہ جس وقت کہا فرشتون نے اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجہکو ساتہہ ایک بات کے اپنی طرف سے نام اسکا مسیح عیسا بیٹا مریم کا آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیکیون سے اور باتین کریگا لوگون سے بیچ جہولی کے اور ادہیڑ عمر مین اور صالحون سے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ اِنَّهُ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ

الجنة وماواه النار وما للظلمين من انصار ۝ لقد كفر الذين قالوا ان الله
ثالث ثلثة وما من اله الا اله واحد وان لم ينتهوا عما يقولون ليمسن
الذين كفروا منهم عذاب اليم ۝ افلا يتوبون الى الله ويستغفرونه والله
غفور رحيم ۝ ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبله الرسل و
امه صديقة كانا ياكلن الطعام ۝ انظر كيف نبين لهم الايت ثم انظر انى
يؤفكون ۝ ترجمہ۔ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہا اللہ وہی ہے مسیح بیٹا مریم کا۔ اور کہا مسیح نے ای بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا مقرر جس نے شریک کیا اللہ کا سو حرام کیا اللہ نے اسپر جنت اسکا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کوئی نہین ظالمون کی مدد کرنے والا۔ بیشک کافر ہوئے جنہون نے کہا تحقیق اللہ ہے تین مین کا ایک۔ اور بندگی نہین کسی کی مگر ایک معبود کو اگر نہ چہوڑین گے جو بات کہتے ہین البتہ جو ان مین منکر ہین۔ پادین گے دکہہ کی مار۔ کیون نہین توبہ کرتے اللہ پاس اور گناہ بخشواتے اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور کچہہ نہین مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے گذر چکے اس سے پہلے کئی رسول اور اوس کی مان راست باز تہی دونون کہاتے تہے کہانا دیکہہ ہم کیسے بیان کرتے ہین نشانیان پہر دیکہہ کہان الٹے جاتے ہین۔

ان آیات بالا سے چند امور ظاہر ہین۔ (۱) جو مسیح بن مریم کو اللہ کہتے ہین وہ کافر ہین (۲) مسیح بن مریم نے بنی اسرائیل کو کہا تہا کہ ہم سب کا ایک ہی رب ہے (۳) اور یہہ بہی کہا تہا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کریگا وہ بہشت مین نہین جائیگا اس کی جگہ دوزخ مین ہوگی۔ (۴) بیشک وہ لوگ ہی کافر ہین جو کہتے ہین اللہ ہے تین مین کا ایک (۵) اللہ ہی ایک بندگی کے لائق ہے (۶) جو لوگ خدا کے ساتھ شریک کرتے ہین اگر توبہ نکرین گے دکہہ کی مار کہا دین گے۔ (۷) مسیح اور کچہہ نہین تہا صرف اللہ کا رسول تہا اوس سے پہلے بہی کئی رسول گذر چکے تہے (۸) اُس کی والدہ راست باز تہی۔ (۹) وہ دونون ماں بیٹا کہانا کہاتے تہے یعنے دیگر مخلوق کیطرح کہانا کہانے کے محتاج تہے۔

عیسائیون کی غلط فہمی یسوع مسیح کی نسبت

اب مین اناجیل مروجہ سے

عیسایون کی غلط فہمی کو پہلے نقل کرونگا اور پہر اناجیل مروجہ سے ہی اونکی غلط فہمی کی اصلاح بہی کرونگا۔

دیکہو انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۰ و ۱۱۔ تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمین دکہلا کیا تو یقین نہین کرتا کہ مین باپ مین ہون اور باپ مجہہ مین ہے یہ بات جو مین تمہین کہتا ہون مین آپسے نہین کہتا۔ لیکن باپ جو مجہہ مین رہتا ہے وہ یہہ کام کرتا ہے۔ میری بات کو یقین کرو مین باپ مین ہون اور باپ مجہہ مین ہے۔

اور دیکہو خط اول یوحنا باب ۵ آیت ۵ و ۶۔ کون ہو جو دنیا پر غالب ہے مگر وہی جو ایمان لاتا ہو کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ یہہ وہی ہے جو پانی اور لہو سے آیا یعنے یسوع مسیح جو نہ فقط پانی مین بلکہ پانی اور لہو مین ہوکے آیا۔ اور روح وہ ہے جو گواہی دیتی ہے۔ کیونکہ روح برحق ہے کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح اور یہہ تینون ایک ہین۔

عیسایون کی غلط فہمی کی اصلاح

دیکہو وہی خط اول یوحنا باب ۲ آیت ۵۔ پر وہ جو اُس کی کلام پر عمل کرے یقیناً اس مین خدا کی محبت کامل ہو ہم اس ہی سے جانتے ہین کہ ہم اس مین ہین۔

پہر اور دیکہو وہی خط اول یوحنا باب ۳ آیت ۲۴۔ اور جو اُس کے حکمون پر عمل کرتا ہے وہ اُس مین اور وہ اِس مین رہتا ہے اور اُس سے یعنے روح سے جو اُس نے ہمین دینی ہے ہم جانتے ہین کہ وہ ہم مین ہے۔ پہر اور دیکہو وہی خط اول یوحنا باب ۴ آیت ۱۲ و ۱۳ کسی نے خدا کو کبہی نہین دیکہا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکہین تو خدا ہم مین رہتا ہے اور اُس کی محبت ہم مین کامل ہوئی ہم اسی سے جانتے ہین کہ ہم اُس مین رہتے ہین اور وہ ہم مین کہ اُس نے اپنی روح مین سے ہمین دیا۔

اب مین اناجیل مروجہ مین سے یہ ثابت کرونگا کہ حضرت یسوع مسیح نہ تو خدا تہے اور نہ خدا کے حقیقی بیٹے اور نہ اون کے جسم مین خدا تہا بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور عاجز انسان تہے۔